بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہار نعت

مصنفہ

قبلہ جناب شاعر نازک خیال
خلیفہ کرم الٰہی صاحب کرم دہلوی

شائع کنندہ
محمد اسلام محلہ نیاریان
دھلی

تعداد ایک ہزار ۱۰۰۰ قیمت ۱/ آنہ

نعت (مستزاد)

فرماتے تھے کوفہ میں یوں سرور دو عالم — ہمکو نہیں کچھ غم
ہمکو نہیں کچھ غم کہ ہمیں جام شہادت — پینا ہے بلا شک
پینا ہے بلا شک ہمیں واں ساغر کوثر — پیاسے جو کھڑے ہیں
پیاسے جو کھڑے ہیں سب ہی صابر و شاکر — لشکر میں لعین کے
لشکر میں لعین کے ہے کہاں صبر و تحمل — بیتاب لعین ہیں
بیتاب لعین ہیں سر شبیر کو لیکر — ایک تحفہ بنائیں
ایک تحفہ بنائیں اسے نیزے پہ چڑھائیں — حاکم کو دکھائیں
حاکم کو دکھائیں "ایسی" انعام بھی پائیں — جلدی ہے تو یہ ہے
جلدی ہے تو یہ ہے کہ کرم تو ہو ثنا خواں — شبیر لقب کا

نعت

مہ رمضان کا جلوہ دل شیدا مبارک ہو
ہمارے گھر میں اس مہمان کا آنا مبارک ہو
گھٹائیں رحمتوں کی چھا رہی ہیں باغ عالم میں
برستا نور کا نور ہ . مقدس کا مبارک ہو
زمین و آسماں ہیں جلوہ گر انوار خوبی سے !
مہینہ ماہ رمضان المبارک کا مبارک ہو
جہاں رونق فزا ہے عیش کا ساماں مہیا ہے
پس ایسے وقت کا ہر وقت ہی رہنا مبارک ہو

الٰہی دیکھکر کعبہ کو دیکھیں چاند رمضان کا
ہمیشہ دل میں اس ارمان کا رہنا مبارک ہو

صدائیں اشہد ان لا الہ کی ہوئیں ظاہر
بجا توحید کا نقارہ و ڈنکا مبارک ہو

دہائی ہے شریعت کی طریقت کی حقیقت کی
محمد مصطفےٰ کے نام کا جھنڈا مبارک ہو

تمنا ہے کہ رمضان میں ہو خاتمہ اپنا
بوقتِ آخری رحمت کا یہ دریا مبارک ہو

برستا ہے کرم اکو ابرِ رحمت روزہ داروں پر
مقید ہونا شیطاں کا شیاطیں کا مبارک ہو

نعت

مزا عجب ہے عبادت کا محمد نام لیلیکر
دکھا دو لطف الفت کا محمد نام لیلیکر

محمد کی محبت میں مٹا کر اپنی ہستی کو
پیو تم جام وحدت کا محمد نام لیلیکر

شہید کربلا نے آنکر کوفے کے میدانمیں
لیا رتبہ شہادت کا محمد نام لیلیکر

محمد کو ہویدا کر کے خالق نے دکھایا ہے
تماشا اپنی قدرت کا محمد نام لیلیکر

ابوبکر و عمر عثمان حیدر نے مٹایا ہے
نشاں سب کفر ظلمت کا محمد نام لیلیکر

کیا پیدا عدیم المثل خالق نے محمد کو
نہ ہوگا ایسی صورت کا محمد نام لیلیکر

دعائے مغفرت مانگو کرم تم دم کی دم یاں ہو
کرو سامان رحلت کا محمد نام لے لیکر

رہیں شقیوں سے شہ نے فرمایا　　مجھکو دھوکے سے تمنے بلوایا
کوئی سیدھی نہ راہ پر آیا　　بارہا یہ ہی پڑھ کے سمجھایا
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ

مجھکو گھر بیٹھے تم بلا بیٹھے　　پھر سے پانی پہ بھی لگا بیٹھے
سب رفیقوں کا خوں بہا بیٹھے　　صاف دل سے یہ تم بھلا بیٹھے
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ

جتنا چاہو کرو ستم برپا　　ہمکو ملعونوں کچھ نہیں پرواہ
ہے بھروسہ خدائے اکبر کا　　لوحِ دل پر ہمارے ہے لکھا
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ

لوگو دنیا سرائے فانی ہے　　کوئی دم کی یہ زندگانی ہے
چند روزہ یہ حکمرانی ہے　　مرد میداں کی یہ نشانی ہے
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ

لاکھوں جنکے ہیں تابع فرماں　　عیش و عشرت کے جو بنے جویاں
جو کہاتے ہیں یاں شہِ ذی شاں　　انسے کہدو کہ آمیں ہے ارماں
کلمہ لا الٰہ الا اللہ

ہے محمد میرا رسول اللہ

یوں کس روایت میں ہے کرم آیا
سر بسجدہ امام کو پایا
شمر ملعون کچھ نہ شرمایا
وقت رخصت یہ شہ نے فرمایا

کلمہ لا الہ الا اللہ
ہے محمد میرا رسول اللہ

نعت

کہوں میں کس سے بھلا محمدؐ میرے محمدؐ
خبر تو ہے خدا محمد میرے محمد میرے محمد
نہیں ہے تمسا رفیق کوئی لیئق کوئی شفیق کوئی
شفیع روز جزا محمد میرے محمد میرے محمد
تمہارے عشاق حور غلماں تمہارے مشتاق جن و انسان
ہیں آپ وہ خوش لقا محمد میرے محمد میرے محمد
کبھی نہ ہو اسکو رنج و حرماں ہر ایک مشکل ہو اسکی آساں
کہے جو صلی علیٰ محمد میرے محمد میرے محمد
وہ ورد والیل کر رہا ہے اسیر جسکو بنا رہی ہے
تمہاری زلف دوتا محمد میرے محمد میرے محمد
رہا تمہاری جو راہ پہ قایم رہیگا وہ کامیاب دایم
تمہارا جو ہو رہا محمد میرے محمد میرے محمد
تمہارے لطف و کرم کا خواہاں کرم کے صدق و یقیں نیکوں میں

تمہارا مدح سرا محمد میرے محمد

نعت

سفر ہو ہند سے میرا الٰہی وہ زمانہ ہو
تیرے محبوب کے دربار میں میرا جانا ہو
جو جانا مدینہ کو تو پھر کر پھر نہ آنا ہو
نہ آنا ہو مقدر میں وہیں کا آب دانہ ہو
نہ پروا مال و زر کی ہو نہ خواہش جاہ و حشمت کی
محمد کی محبت کا میرے دل میں خزانہ ہو
وہاں کی حسن و خوبی نے میرے دلکو لبھایا ہے
کشش ہو آپکی حضرت تو یہ جلدی روانہ ہو
نبی کی زلفِ مشکیں کا جو سودائی ہیں بنجا دیں
نہ صبر و تاب ہو جانکو دلِ مضطر دیوانہ ہو
خدا کے واسطے مجھکو بھی لے لو قافلہ والو
کرو کچھ رحم مجھپر رہبر کامل ہو دانا ہو
مدینہ طیبہ میں اے کرم پہونچ جاؤں میں
وہیں پھر شعر گوئی ہو وہیں یہ لکھنا لکھانا ہو

نوٹ۔ استاد عبد الحمید خاں صاحب کی بھی اعلیٰ پیمانہ کی نعت و غزلیات نئی نئی بحروں کی چھپ رہی ہیں ۔ ہ ک ۔

نعت

ایک راوی اسطرح گریہ کناں تھا ایک دن
ذکر کرتا تھا علی مرتضیٰ کا ایک دن

آپکی پیشین گوئی کو پیش دوستاں
رو رہا تھا آشکارا کر رہا تھا ایک دن

جب جناب شیر یزداں کو سفر درپیش تھا
جانا دشت ماریا میں بھی ہوا تھا ایک دن

دیکھ کر اس سرزمیں کو آپ نے روکر کہا
خوں بہیگا یاں شہید کربلا کا ایک دن

گو دھائی ہوئیگی یہاں شہ بانو کی ضرور
قتل ہوگا ہاں میرے بچہ کا بچہ ایک دن

قاسم و عباس و اکبر کی شہادت ہوئے گی
ہوئیگا ہر ایک کا پامال لاشہ ایک دن

خون سے میرے لعل کے پر سرخ ہوئیگی زمین
رنگ بدلیگا مگر آسماں کا ایک دن

خون روئیگا شہیدوں کی محبت میں جہاں
ہوئیگا حد سے فزوں یہاں بھکو صدمہ ایک دن

کہکے یہ اس دشت سے حضرت روانہ ہوگئے
سننے والوں نے لکھا احوال سارا ایک دن

اب یہاں سے یوں رقم کرتے ہیں راوی دوستو
ہو گئی پیشین گوئی آشکارا ایک دن

اس یزید بد گہر نے ہو کے خود تخت نشیں . . . . .
سید مظلوم کو چاہا بلانا ایک دن

ہو گیا حضرت سے بیعت کا سوالی ہو گیا
اہل کوفہ نے بلایا پھر بلایا ایک دن

کس قدر کے سنگ دل تھے شامیان پُر جفا
جان کر بھی آپکا رتبہ نہ جانا ایک دن

واسطہ اصغر علی کا یا امام دو جہاں
پاس اپنے اس کرم کو بھی بلانا ایک دن

عالم حیرت کرم ہے ایک عالم ہوئیگا
حشر کا اظہار ہوویگا نمونہ ایک دن

نبی تم سا ہے کون کون و مکاں میں — عرب میں عجم میں زمیں میں زماں میں
نبی تم سا کوئی نہیں عز و شاں میں — حسب میں نسب میں شرف میں نشاں میں
یہ کہتی ہے بلبل پڑی آشیاں میں — تڑپ میں الم میں بکا میں فغاں میں
سما جاؤ حضرت مرے جسم و جاں میں — گہر میں دہن میں سخن میں زباں میں
ثنا آپکی ہے حدیث و قرآں میں — کتب میں قصص میں فہم میں بیاں میں

کرم فیض آمد کا ہے جان جہاں میں
نظر میں خرد میں سمع میں گماں میں

تمام

ختم